184. Rb. 90. 5.
Mazhab-i-Tasawwuf
by
Abdus Subhan

ماشاء اللہ لا قوۃ الا باللہ

از تصنیف لطیف جناب مولوی سید عبد السبحان صاحب المتخلص بہ مائل عظیم آبادی

مسمّٰی بہ اسم تاریخی

مذہب التصوف

۱۳۲۳ ہجری

حسب فرمائش جناب مولوی نور الہدی صاحب المتخلص بہ نور نیموی عظیم آبادی
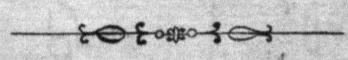
باہتمام

امیدوار رحمت رب الکونین کمترین حاجی سید جان و جنت حسین تاجران کتب

پٹنہ محلہ گورہٹہ۔ مالک مطبع سیدی و مہتمم

در مطبع سیدی واقع پٹنہ محلہ گورہٹہ طبع شد
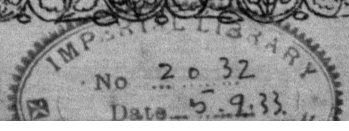
غلط نامہ مذہب تصوف

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۳	۴	آئی	آے
۴	۸	ترے	تیرے لئے
۶	۱۳	خلق	فاضل
۷	۱۰	صفا	باتین
۸	۷	ملسر	لبریز
۱۱	۴	تھا	تھی
۱۱	۸	لی کہ	فاضل
۱۲	۷	ہے وہ	ہین دو
۱۳	۴	۱۳۲۳ھ	۱۳۱۳ھ
۱۳	۶	رباعیات	رباعیات تصوف
۱۳	۹	کب	کیا
۱۳	۱۰	غم	خم
۱۵	۳	ہون جو	جب ہین ہون

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ اپنے کو تو دیکھے مست خیال اُسکا
ہو جائیگا اسی سے آئینہ حال اُسکا

رکھتا ہے یہ تمنا محو جمال اُسکا
کسکی زبان سے سُنتا کچھ وصف حال اُسکا

ایسا کہان ہی یہ دل آئے خیال اُسکا
ایسی کہان یہ آنکھین دیکھین جمال اُسکا

دل اپنا ہو گیا ہے محو خیال اُسکا
اسکا یقین ہی جسکو ہے اور حال اُسکا

رکھین جو اُسکی الفت رکھین خیال اُسکا
ہم دل کے آئینہ مین دیکھین جمال اُسکا

ہے آفتاب لرزان ہی آسمانکو سکتا
کسکے سمجھ مین آئے عز و جلال اُسکا

اپنا شعور قاصر اپنا کمال ناقص
کیا سمجھین طور اُسکا کیا جانین حال اُسکا

بندہ کی کیا حقیقت کچھ اسکی کنہ سمجھے
ممکن نہین کہ پہونچے وہم و خیال اُسکا

جسکو ہی دہیان اُسکا جسکو ہی ربط اس سے
کیا پوچھنا ہی مجھسے حسن مآل اُسکا

کیا رنگ بھا گیا ہی بست کیون ہی بلبل — کوئی چمن مین پوچھے غنچون سے حال اُسکا

کوئی کیسکو چاہے کوئی کیسکو چاہے — کچھ جانتا ہے اسکو حسن کمال اُسکا

آنکھونکی حسرتون سے حسن ازل عیان ہے — ارمان دلسے کہلنا کچھ اور حال اُسکا

صورتین ان بتونکی کیا جانی کیا کشش ہے — زاہد کہان سے سمجھے رنگ جمال اُسکا

میری فغان دل کی ہے اور ہی تمنا — درد جگر کو بھائے کیونکر ملال اُسکا

دل ہی گلِ تمنا نرگس ہے چشم حیرت — باغ خیال مین ہے رنگِ جمال اُسکا

دلکش فغانِ بلبل ہے چاک دامن گل — دیکھے توکسکو دیکھے محوِ جمال اُسکا

کسکو ہی اتنی قدرت کچھ سمجھے اُسکے سرکو — باہر قیاس سی ہے وصف کمال اُسکا

گل سے نہین ہی کچھ کم بلبل اگر ہی عاشق — ہر شئے مین کچھ نہ کچھ ہی رنگ جمال اُسکا

کوئی فلک کو دیکھے کوئی چمن مین ٹہلے — دونون مین ہی بہار حُسن و کمال اُسکا

سر اُسکی آستانپر رکھا ہی جسنے مائل
کوئی فلک سے پوچھے اوجِ کمال اُسکا

غزل نعتیہ

داغ عشقِ مصطفےٰ کا دلمین ہی روشن چراغ — صبح محشر تک نہ بجھیگا یہ بے روغن چراغ

جل گیا پروانہ دل شمع حُسن پاک پر — ہی منور نور حق کا اب سر مدفن چراغ

مردمِ چشمِ نبی نے قد سبو لا پایہ تنگ
خانۂ دل میں نظر آیا عجب روشن چراغ

داغِ سوزِ عشقِ احمد ہو گا روشن بعدِ مرگ
دور کر دے گا مری تاریکیِ مدفن چراغ

جی مرا جلتا ہے دیکھے حسنِ انور کی بہار
غنچۂ امید کھل جائے تو ہے گلشن چراغ

ڈر سے آئی بادِ نفس داغِ دل سوز بنی
یوں چھپائے رکھتے ہیں جیسے تہ دامن چراغ

یہ تنِ خاکی مرا جلکر ہوا خاک سیاہ
سوزِ الفت سے بنا ہے داغِ دل روشن چراغ

میرا دل ہے طورِ رحمت سرمہ ہے خاکِ قدم
پرتوِ داغِ نبی ہے وادیٔ ایمن چراغ

ہے جو انوارِ جمالِ احمدی سے فیضیاب
ہے تجلی بخشِ عالم دل کا بیروغن چراغ

مہر داغِ ہجرِ احمد بھی گہن میں آ گیا
میری آہِ سوزِ دل سے ہے گلِ سوسن چراغ

ہجر میں روئے تو مائل ڈھلکی یہ لگی جلن
واہ یہ یادونکی جھڑیاں اور یہ روشن چراغ

مسدس

چل صریرِ خامہ چمنِ حمد میں ٹھہر کر
فکرِ گلِ تجرید کو پابندِ قدم کر
داغونکی فضا تو نہ دلِ زار سے کم کر
گلزارِ معانی کا اسے باغِ ارم کر
کھل جائیں شگوفے یہ غزل دیسِ سخن میں
ہو طوطیٔ سدرہ کی زبان میرے دہن میں

ای ساقیٔ توحید عطا جام کرم کر
سرمست مے حُسن رخِ شاہ امم کر
پیمانۂ دل پر مری کچھ جوش مین دم کر
جو کچھ کہ گھٹے عرش سے لا کر تو بہم کر

سرشار ہو بیہوش ہو مطلوب کا ہر حرف
اک دور نظر مین ترے چھلکے مرا ہر ظرف

اے بلبل فکر آج ذرا نغمہ سرا ہو
ہر پھول میں توصیف کے اک رنگ نیا ہو
سرسبز چمن نعت کا مضمون ثنا ہو
عطر و نمین بسی مدح کے معنی کی ضیا ہو

لبریز مے عشق سے دل ساغرِ گل ہو
ترے ساقی نگہ ختم رسل ... ہو

ای سر قلم رکھ تو سر نعت سنبھلکر
ایسی ہو ادا عقدہ حقیقت کا تو حلکر
کہ صلِ علیٰ جوش محبت مین ابل کر
مضمون جو ملے نور ہی کے سانچے مین ڈھلکر

دل جلوہ گہہ نار حق عز و جل ہو
آنکھون مین مری پردہ جو ہو حُسن ازل ہو

ممکن ہی نہین ہو سکے تعریف پیمبر
کیا ذکر کہون آئینۂ عقل ہے ششدر
ہے نام ہی لینے سے زبان موجہ کوثر
کونین جو مشتق ہی تو ذات اوسکی ہے مصدر

یہ امرِ خدا ہے وہ ہے ہر خوبی کا فاعل

لولاک لما خلق سما کا بھی ہے حاصل

غواص بیان بحر ثنا مین تو نبی کے — وہ غوطہ لگا ساحل لاہوت کو پہونچے
طٰہٰ تو کبھی نوح مگر پڑھلے تو دل سے — لیتا ہوا مقصد کا گہر ہاتھ مین ابھرے

اب دُر اشک آنکھ مین کچھ بھی نہ رہا اب
یہ آہ نہان پا بہ سلاسل ہو مودب

کیا مایۂ انوار خدا اونکا سراپا — سایہ نہوا جس کا وہ تھا ایسا سراپا
وہ جلوۂ حق کا تھا اک آئینہ سراپا — کیا اسکو کہین جسکو نظر آیا سراپا

قد تھا کہ بنا نور کے اسرار کا دریا
جو غرق ہو توحید مین بہا یگا پتا کیا

اوس قامت یکتا مین نہان حسن جنان تھا — وہ گلشن تجرید کا اک سرو روان تھا
کیا قدرت خالق کا سراپا وہ نشان تھا — یا ظل خدا کہیے کہ بیسایہ عیان تھا

صدقے کوئی رفتار کے شیدا کوئی قد پر
انسان ملک و حور کا تھا حال برابر

گیسوئے مسلسل سے میری آہ مین تاثیر — تخئیل جنون خیز کو تھی حلقۂ زنجیر
وہ مانگ او وحشئ صد خاک کی تحریر — اب شانۂ تفہیم سے یہ کرتی ہے تقریر

کس پیچ مین ہے سنبل عقل آج پریشان
حوران جنان پر ہے بلا لانے کا سامان

وہ زلف جو تھی سورۂ والیل کی تفسیر
قرآن کی سطرونمین بھی ہے سلسلہ جاگیر
لفظونکی سیاہی مین عجب طرحکی تنویر
ہے عقدۂ روشن کہ تھی اسلام کی توقیر

اسرار خدائی ہین کہ تھا پردۂ رخسار
نظرونمین سماتے تھے اوسکے کبھی انوار

کیا وہ سر اقدس تھا جلالت کی نشانی
یا خالق اکبر کے تھا عظمت کی نشانی
قبضہ مین دو عالم یہ حکومت کی نشانی
کیا علم لدنی تھا یہ حکمت کی نشانی

ہر طرح خوش اسلوب بزرگ اور حسین تھا
کونین مین ڈھونڈھ آئی نظر ایسا نہ پایا

وہ بدر جبین حضرت خالق کا تھا اک نور
سجدہ کا نشان رشک دہ روشنی طور
غش جسکی تجلی سے فرشتے تھے کبھی حور
عکس اوسکا کہین پڑتا تو پھر کفر تھا کافور

وہ بحر عبادت خلق ہی مین ہر دم جو رہا غرق
یہ حال کہین حالت موسی سے ہے اب فرق

وہ ریش مبارک خط انوار خدائی
کیا دیدۂ مضمون مین کبھی جلوہ نمائی

نقطے سے جدا حرف ہے یہ شوق وصالی ‏ ‏ سپے ہوش بھی ہی سلسلۂ حسن مقالی

قدسی جہان دیکھین تو بیتاب جگر ہون
سو جان سے پروانے فدا صدقے نظر ہون

ناخن وہ منور تھے کہ رشک مہ کامل ‏ ‏ کیا پنجۂ خورشید کی ضو اوسکی مقابل
تدبیر بھی رہتی ہے جو تقدیر کے شامل ‏ ‏ سو طرح جو لنسے مر مر کے ہوا زندہ بسمل

محشر مین بھی آہون سے جو اندھیر نظر آئی
کچھ اور ضیا آئینۂ چشم مین ہو جائے

وہ گوش مبارک تھے کہ رشک گل جنت ‏ ‏ جو دیکھلے وہ بھولے نہ اونکی کبھی صورت
یا کہئے وہ تھے گوہر اسرار حقیقت ‏ ‏ سنتے ہین بنائے گئی کان رحمت

سنتے تھے فرشتون سی محبت کی وہ صفیا باتین
یا سنتے تھے اللہ سی الفت کی وہ باتین

وہ ابروئے خمدار تھا محراب عبادت ‏ ‏ اس کعبۂ دلمین ہی نہان اوسکی سکونت
دیکھا جو اوسے تیغ ہلالی کی ہی صورت ‏ ‏ سو جان سی ہے شوق دلی بہر شہادت

شمشیر بکف مجکو وہ قاتل نظر آیا
کچھ اور ہی خوبی مین یہ بسمل نظر آیا

وہ چشم سیہ تھی مے وحدت سے جو سرشار
دیدار الٰہی کی بنی نرگس بیمار
کیسا تھا گل حسن خدائی سے سروکار
ہر طرفہ مین نو جلوۂ شان اوس سے نمودار

کیا مست ادائے رخ تفرید ہین آنکھین
سجود دل حق شیفتۂ دید ہین آنکھین

آنکھون سے عیان صاف تھے توحید کی اسرار
نایاب حسین پتلیان ہین صورت انوار
وہ کہتی تھین پلکون کی اشاری سے ہر بار
اسلام کی دشمن کے دلون مین ہے عجب خار

کیا بادۂ تجرید سے بستر پر ہین آنکھین
دل حق کا لیا ایسی دل آویز ہین آنکھین

بینی سے عیان ذات حق پاک کی وحدت
پست اوسکی بلندی سے کہین عرش کی رفعت
اوپر تھے جو چھائے ہوئے انوار حقیقت
شاید وہی سمجھے جسے ہو چشم بصیرت

وہ نکہت جنت سے کہین بڑھکے تھی ظاہر
وہ صرف بنی تھی گل توحید کے خاطر

کیا مصحف رخ وہ خط والشمس تھا زیبا
کافر بھی جسے دیکھکے پڑھتا رہے کلما
یہ صاف ہے تھا حسن خدا کا کوئی دریا
یوسف سا نبی چاہ مین بھی ڈوب رہا تھا

ہے ماہ مین خورشید مین کیا جلوۂ احمد

توحید مین ہی نور خدا جلوۂ احمد

ہ تنگ دہن نقطۂ موہوم تھا گویا
یا اسم مقدس ہی کا وہ حرف تھا پہلا
ہ چشمہ الطاف خدا مین جو نہان تھا
ہر وقت رواں اُس سے رہا فیض کا دریا

اصداف گہر کیا دُرِ سہرا رہون صدقے
جو دیکھے اونہین طبقۂ انوار کو دیکھے

ندانِ مبارک تھے جو آب درِ کوثر
منہ اشک سے دھوتا مہ تابندہ و ششدر
کام تکلم جو نظر آتے تو اکثر
اک لمعۂ انوار ہوا کرتا تھا باھر

وہ برق تجلی سے کہین بڑھکے تھے روشن
گویا تھی وہ اک روشنی وادیٔ ایمن

یب نے بخدا تھے مگر غیرت جنت
تھی جسکی ازل سے ملک و حور کو حسرت
رنگ وہ بو باس وہ خوبی وہ لطافت
جو دیکھے یہ کہدے کہ ہے صنع ید قدرت

کیا لکھے ثنا حمل علی ورد زبان ہے
خوشبو سے عجب طرح بسا گلشن جان ہے

یسی خوشی اسلوب تھی وہ گردن زیبا
پر نور ضیا بخش لطیف اور مصفا
تھا گویا کہ توحید کا مینا
مدہوش ہوا جسنے اوسے آنکھ سے دیکھا

ہے یہ اثر مدح کہ پر کیف ہے مضمون
ساقی ازل آپ دل و جان سے تھا مفتون

وہ پاک زبان فخر کرے حد اجسکا تھا شیدا
صدق اور صفا کا جو بڑھا اتنا یہ رتبا

اکدم بھی وہ بھولے سے جدا اوس سے نہوتا
ہے وجہ کہ تھے صل علی دل سے وہ گویا

خوش قطع بلیغ او فصیح اور تھی محبوب
اللہ کو ہر طرز سخن اوسکی تھی مرغوب

آئینہ حسن رخ قدرت تھا وہ سینہ
گنجینہ اسرار خدا کا تھا مدینہ

یا کہیے کہ تھا علم لدنی کا سفینہ
یا گوہر انوار الہی کا خزینہ

وہ صاف تھا گیا لوح محفوظ کی صورت
ہر نقش و نگار اوسکا تھا اک آیۂ رحمت

وہ دست مبارک تھا عزیز ید قدرت
خود حضرت حق سے ہوئی کچھ ایسی قربت

آیا جو سر عرش برین کیا ہوئی زینت
دو ہاتھون کا تھا فصل نہان پہ وہ رحمت

بیعت کا نوشتہ تو ازل ہی مین ملا تھا
لکھا نہین جاتا ہی خدا جانے وہ کیا تھا

انگشت منور تھی کلید در جنت
سو جان سے جس پر تھی فدا جان سخاوت

...س ہوتی تھی جس شے سے کبھی بحرِ لطافت — اُس سے نہ جدا ہوتی تھی اللہ کی رحمت

وہ زورِ خداداد کہ حیرت مین تھے دشمن
یہ معجزہ شقِ قمر سے بھی ہے روشن

...پشتِ صفا صورتِ آئینہ روشن — کیا گلشنِ تجرید بدن مین تھا مزین
...ی تھی نظر اوسکو ہر اک چیز ہمہ تن — اشیائے عقب کے لئے گویا تھی معین

خورشید و قمر عکس سے تھی اوسکے منور
شمعِ حرمی جلتی تھی کیا کیا شبِ غم بھر

...دی میان صورتِ آہِ دلِ شیدا — موجود مگر آنکھونسے عاشق کے لئے نہان تھا
...کاہش تن کا جو بڑھا ہجر مین درجا — تارِ نظرِ فکر بھی بنکر اوسے دیکھا

حل رشتۂ جان کا یہ ہوا عقدہ باطن
ہی حسن گمان برنگِ تحیات مین ساکن

...ہر نبوت جو سرِ دوش عیان تھی — توصیف خداوند دو عالم کا نشان تھی
...ت خالق کا وہ اک راز نہان تھی — یا آپ ہی کے دعوئ صادق کا بیان تھی

کیا کلمۂ توحید جلی اوسمین لکھا تھا
ہر داغ جگر پر مری اک نقش ہی جسکا

کیا وہ شکم پاک تھا ہموار و منور
وہ رنگ و ضیا آب تصور مین ہے جوہر
ضو آئینہ فہم مین یاقوت سے بڑھکر
جس پر ہین تصدق دل و جان در و گوہر

اب حسن بیان کا کہون کیا حال ہوا ہے
آنکھون نے نہ دیکھا ہے نہ کانون نے سنا ہے

وہ ساق بلورین تھی عبادت کی نشانی
معراج مین قدر او سکی مگر عرش نے جانی
نقش کف پا تھا ید بیضا کا جو ثانی
تھا چشمہ خورشید اوسے دیکھکے پانی

وہ نور کہ آنکھونمین تو روشن ہے وہ عالم
وہ رنگ فدائے دل و جان حضرت آدم

اک آئینہ حسن ازل جسم مطہر
ذات آپکی تھی رحمت اللہ کا مظہر
قرآن سے ثابت ہے وہ نبیون کے تھی سرور
کیا جانے کوئی حسن ادائے حق اکبر

معراج مین جس شب کو گئے حضرت والا
نعلین ہوئی تاج سر عرش معلے

مائل جو تمہین درد ہے رحمت ہو نبی کی
جاگیگا کبھی بخت جو ہمت ہو نبی کی
ایسا نہین منصب کہ زیارت ہو نبی کی
اتنا تو ہو کامل ہی محبت ہو نبی کی

اب ہے یہ دعا حال جہان غیر ہو دم سے

ختم کلمہ پڑھو خاتمہ بالخیر ہو غم سے

قطعہ تاریخ از مصنف

عاجز و عاصی غلام شاہ حق — خاکپائے سالک بدر نبی
سال تصنیف از صفائے دل نوشت — پرتو مہر قد صدر نبی ۱۳۲۳ھ
گفت مائل سال طبع پر ضیا — نور عین شارع قدر نبی ۱۳۲۳ھ

رباعیات

دل مین بلبل کے آرزو کسکی ہے
اب تک نہ کھلا باغ جہانمین مائل
گل کی نکہت کو جستجو کسکی ہے
کسکا ہے رنگ اور بو کسکی ہے

آباد رہے یہ تیری بھٹی ساقی
لیکن سیری فی رانہ مائل کو ہوئی
کب تو نے عزیکی مے پلائی ساقی
دیدی غم مین جو کچھ ہو باقی ساقی

سینہ شب ہجر اپنا جلتے دیکھا
کھائی ہی جو چوٹ سخت مائل ہمنے
اشکو نکو بھی انکھون سے ابلتے دیکھا
پہلو مین کبھی دل نہ سنبھلتے دیکھا

موسیٰ نے سر طور جو جلوہ دیکھا
مائل نے تو دل مین وہی نقشہ دیکھا

ہر وقت رہا محو جمال جانان
چشمون مین نہان نور کا دریا دیکھا

دنیا نہین عیش زندگانی کیلئے
سامان یہ کب ہین کامرانی کیلئے

ہین محو تماشا نہین آنکھین مائل
پیدا ہوئین دیکھو خون فشانی کیلئے

حاصل نہین لطف زندگانی مجکو
پیری کا نشان ہے نوجوانی مجکو

کیا خاک ہو چین اس جہان مین مائل
کر دیتی ہے فکر پانی پانی مجکو

ہر شے مین تو ہمنے دیکھا جلوہ اوسکا
ہر شکل مین ہاما صاف نقشہ اوسکا

ہے دیر و حرم مین بلکہ ہر جا موجود
کھلتا نہین کچھ بھی کیا ہے پردہ اوسکا

اللہ اللہ بے نیازی تیری
سبحان اللہ کارسازی تیری

ہم جرم کرین ادھر ادھر تو بخشے
اللہ ری یہ بندہ نوازی تیری

ہی معرفت حق جو مری قسمت مین
معنی نظر آتے ہین مجھے صورت مین

پردہ جو دوئی کا اوٹھ گیا ہی مائل
وحدت نظر آتی ہی مجھے کثرت مین

ہم اپنے گناہ پر جو رو دیتے ہین
دل بحر ندامت مین ڈبو دیتے ہین

یہ اشک ہمارے ہین جو سیل رحمت
دفتر سے سیاہ حرف دھو دیتے ہین

تنگ آ کے بتون سے ربط بھی چھوڑ دیا
قبلہ کے طرف اب اپنا منہ موڑ دیا

رہتی ہے خدا کی یاد اپنے دل مین
بتخانہ کو ہمنے واعظو توڑ دیا

جس بت کے فراق مین رہے ہم دلگیر
تقدیر سے اپنی بن نہ آئی تدبیر
اس کعبۂ دل مین ہم چھپا کر مائل
محشر مین لئے پھرینگے اوسکی تصویر

اس بحر جہان مین ہون جو نقش بر آب
یکسان ہے نظر مین میری پیری و شباب
ہستی پر میری اتا دن اے مائل
روتی ہے پھوٹ پھوٹکر چشم حباب

اشعار ہماری ٹوٹے یا پھوٹے ہون
مانا کہ نہ رنگ ہو نہ گل بوٹے ہون
مضمون جو چٹیلے ہون مگر اے مائل
بھر آئین وہ دل جو عشق مین ٹوٹے ہون

کیا چاہئے اُسکی بے نیازی کیلئے
رحمت کافی ہے کارسازی کیلئے
بخشے جسے چاہے وہ نہ بخشے مائل
دعوی بھی ہے کچھ بندہ نوازی کیلئے

فرقت مین روکے جان کھوتے کھوتے
ہم زیست سے اپنا ہاتھ دھوتے دھوتے
قابو مین مگر رکھتے دل اپنا مائل
برباد رہ عشق مین ہوتے ہوتے

اس عشق مین کیا کچھ نہ اوٹھایا الزام
سونچا نہین پہلے سے کچھ اسکا انجام
جب غور سے دیکھا تو یہ سمجھے مائل
کچھ بھی نہین تب آگے خدا کا ہی نام

تمت

از نتیجۂ افکار گہربار جناب مولانا حافظ شاہ سید عبدالعلیم صاحب ضا قاری دہلوی

مائل متقی و ذکی جوہر — سرمۂ چشم و گرد راہ نبی

ترجمہ کرد چون حدیث شریف — یا قوی شود نگاہ نبی

سال طبعش بگو تو ای قاری — خطبۂ زلف و روی شاہ نبی

۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ از جناب مولوی حکیم سید شاہ محفوظ الحق صاحب واصل

چو عبد سبحان مرد کامل چہ کوکب برج علم و تقوی — نوشت نعتی فصیح و ابلغ سرور قدسی بہار رضوان

بگفت واصل چو سال طبعش شود پسند خدای برتر — لقای نور رسول اکرم جنون انگیز دین و ایمان

۱۳۲۳ھ

از نتائج فکر جناب مولوی نور الہدیٰ صاحب نور سیوی

پھڑک جاتے ہیں سنکے اہل ہنر — لکھی ہے وہ مائل نے افصح کتاب

کہوں کیا فصاحت بیانی کا حال — مسدس کا ہر مصرع ہے لاجواب

چمک اوٹھیگا پیش اہل سخن — در بحر نظم معانی مآب

یہ تاریخ ہجری لکھی نور نے

چھپا مستند نسخہ لاجواب

۱۳۲۳ھ

قطعہ تاریخ جناب میر حبیب اللہ صاحب عظیم آبادی

عابد و مولوی نیک نہاد — عبد سبحان نوشت افصح قال
گفت تحسین سال طبع کتاب — شمعِ معقول عرش پاک جمال
۱۳۲۳ھ

قطعہ سال عید تصوف نعتیہ

یا باقی و نور و ودود بے مثال — واحد و احد و غفور بے دلیل
وارث و یا ہادی و یا ذو الجلال — یا رشید و یا شکور و یا وکیل
یا عزیز و یا خبیر و یا کریم — گوش کن این نالۂ عبد ذلیل
یا رؤف یا کبیر یا رحیم — شوق وصل خود بدہ وقت رحیل
یاد دور چشم شد بر من نگاہ — ساقی توحید شد مست کفیل
دل منور بود از نقش خیال — ذکر رحمن بر زبان ورد جمیل
عرش ناز داز قدم اے نور حق — کفر شد کافور از حسن اصیل
ایکہ تو احسن خصال احسن عمل — شد درود در دہن قول خلیل
امت دلریش تو بسمل بجان — آرزوئے دید تو تیغ قتیل
تشنۂ آب لقائے پاک را — شد نوافل یا تلاوت سلسبیل
ہر عبادت شہر حق مقبول باد — الوداع اے ہادی طرق الجلیل
گفت حائل سال عید پر بہار — بے خزانے گلشن قوم الوکیل
۱۳۲۳ھ

اعلان

جناب مولوی حاجی سید شاہ حکیم محمد محفوظ الحق صاحب عظیم آبادی محلہ کنگھی
ٹولہ - لال پھاٹک مولف - لوح محفوظ - اوراد محفوظی - نقش محفوظ - میلاد
رسول - مجربات محفوظی - غایۃ التسہیل وغیرہ وغیرہ دام مجدہ - یونتو کل
عارضے کا دعوی کے ساتھ علاج کرتے ہی ہین لیکن چند ٹکسالی نسخے
جو فقرا سے حاصل ہوئے ہین اور متعدد تجربہ ہین بنظر رفاہ عام آگاہ کرتا
ہون کہ جن صاحب کو جس دوا کی ضرورت ہو - رانی گنج حکیم صاحب
ممدوح کو مفصلا اپنے عارضے سے اطلاع دیکر دوا طلب فرمالیں -
بالفعل مطب حکیم صاحب موصوف کا مقام رانی گنج ضلع گیا مین ہے -

سفوف دمہ - سفوف جذام - سفوف مرگی - سفوف مقوی باہ - امساک کی گولی
۲۰ خوراک عصہ - لہ پڑیہ عـہ - ۱۲ خوراک عـہ/۸ - ۲۰ خوراک عصہ/۴ - ۲ عدد ۱۲/

سرمہ میران چینی - منجن سلطانی - سفوف تپاک قلب - سفوف ضعف معدہ
ا پڑیہ عصہ - ا پڑیہ ۸/ - ۲ خوراک ۱۲/ - ۲۰ خوراک عصہ/۴

سفوف آب نزول - بوٹی بواسیر - عرق مصفی اعلی - عرق روح افزا مقوی اعصاب
۹ یوم عصہ/۲ - ۲۰ خوراک عـہ - لہ بوتل عـہ/۸ - لہ بوتل عصہ/۱۲

طلا بغیر آبلہ وغیرہ فی شیشی عـہ - اور بھی دوائین مفردات مفصلہ ذیل بحساب فی تولہ
کشتہ قلعی (سے) - کشتہ قشر البیض (صہ) عود صلیب رومی (صہ)
زفت رومی مومی (عـہ/۸) روغن بلسان (سے) روغن بیضہ مرغ (عـہ) شحم الاسد (عصہ/۱۲)

المشتہر
محمد ادریس منیجر شفا خانہ